حجر بن عدی کے قتل کا پورا اصل واقعہ تاریخ کی زبانی

البدایۃ والنہایۃ

وَكَانَ إِذَا كَانَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَلَى الْكُوفَةِ إِذَا ذَكَرَ عَلِيًّا فِي خُطْبَتِهِ يَتَنَقَّصُهُ بَعْدَ مَدْحِ عُثْمَانَ وَشِيعَتِهِ فَيَغْضَبُ حُجْرٌ هٰذَا وَيُظْهِرُ الْإِنْكَارَ عَلَيْهِ وَلٰكِنْ كَانَ الْمُغِيرَةُ فِيهِ حِلْمٌ وَأَنَاةٌ وَكَانَ يَصْفَحُ عَنْهُ وَيَعِظُهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَيُحَذِّرُهُ عَنْ هٰذَا الصَّنِيعِ فَإِنَّ مُعَارَضَةَ السُّلْطَانِ شَدِيدٌ وَبَالُهَا فَلَمْ يَرْجِعْ حُجْرٌ عَنْ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِي آخِرِ أَيَّامِ الْمُغِيرَةِ قَامَ حُجْرٌ يَوْمًا فَأَنْكَرَ عَلَيْهِ فِي الْخُطْبَةِ وَصَاحَ بِهِ وَذَمَّهُ بِتَأْخِيرِهِ الْعَطَاءَ عَنِ النَّاسِ وَقَامَ مَعَهُ فِئَامُ النَّاسِ لِقِيَامِهِ يُصَدِّقُونَهُ وَيُشَنِّعُونَ عَلَى الْمُغِيرَةِ وَدَخَلَ الْمُغِيرَةُ بَعْدَ الصَّلٰوةِ قَصْرَ الْإِمَارَةِ وَدَخَلَ مَعَهُ جُمْهُورُ الْأُمَرَاءِ فَأَشَارُوا عَلَيْهِ بِرَدْعِ حُجْرٍ هٰذَا عَمَّا تَعَاطَاهُ مِنْ شَقِّ الْعَصَا وَالْقِيَامِ عَلَى الْأَمِ

marfat.com
Marfat.com

وَذَمُّوهُ وَحَثُّوا عَلَى التَّنْكِيلِ فَصَفَحَ عَنْهُ وَحَلُمَ
بِهِ وَذَكَرَ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ
إِلَى الْمُغِيرَةِ يَسْتَمِدُّهُ بِمَالٍ يَبْعَثُهُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ
فَبَعَثَ عِيرًا تَحْمِلُ مَالًا فَاعْتَرَضَ لَهَا حُجْرٌ
فَأَمْسَكَ بِزِمَامِ أَوَّلِهَا وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ حَتّٰى يُوفِي
كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَقَالَ شَبَابُ ثَقِيفٍ لِلْمُغِيرَةِ
أَلَا نَأْتِيكَ بِرَأْسِهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَنَّ
ذَالِكَ بِحُجْرٍ فَتَرَكَهُ فَلَمَّا بَلَغَ مُعَاوِيَةَ ذَالِكَ عَزَلَ
الْمُغِيرَةَ وَوَلَّى زِيَادًا وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ لَمْ يَعْزِلِ الْمُغِيرَةَ
حَتّٰى مَاتَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
وَجُمِعَتِ الْكُوفَةُ مَعَ الْبَصْرَةِ لِزِيَادٍ دَخَلَهَا وَقَدِ
الْتَفَّتْ عَلَى حُجْرٍ جَمَاعَةٌ مِّنْ شِيعَةِ عَلِيٍّ يَقُولُونَ
أَمْرَهُ وَيَشُدُّونَ عَلَى يَدِهِ وَيَسُبُّونَ مُعَاوِيَةَ وَ
يَتَبَرَّءُونَ مِنْهُ فَلَمَّا كَانَ أَوَّلُ خُطْبَةٍ خَطَبَهَا زِيَادٌ
بِالْكُوفَةِ ذَكَرَ فِي آخِرِهَا فَضْلَ عُثْمَانَ وَذَمَّ مَنْ قَتَلَهُ
أَوْ أَعَانَ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ حُجْرٌ كَمَا كَانَ يَقُومُ فِي
أَيَّامِ الْمُغِيرَةِ وَتَكَلَّمَ بِنَحْوِ مَا قَالَ لِلْمُغِيرَةِ فَلَمْ يَعْرِضْ
لَهُ زِيَادٌ ثُمَّ رَكِبَ زِيَادٌ إِلَى الْبَصْرَةِ وَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ حُجْرًا
مَعَهُ إِلَى الْبَصْرَةِ لِئَلَّا يُحْدِثَ حَدَثًا فَقَالَ إِنِّي مَرِيضٌ
فَقَالَ وَاللّٰهِ إِنَّكَ لَمَرِيضُ الدِّينِ وَالْقَلْبِ وَالْعَقْلِ
وَاللّٰهِ لَئِنْ أَحْدَثْتَ شَيْئًا لَأَسْعَيَنَّ فِي قَتْلِكَ ثُمَّ

رد رافضیت کتب
marfat.com
Marfat.com

سَارَ زِيَادٌ إِلَى الْبَصْرَةِ فَبَلَغَهُ أَنَّ حُجْرًا وَّأَصْحَابَهُ أَنْكَرُوْا عَلَى نَائِبِهِ بِالْكُوْفَةِ وَهُوَ عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ وَّحَصَبُوْهُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَرَكِبَ زِيَادٌ إِلَى الْكُوْفَةِ فَنَزَلَ فِي الْقَصْرِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ قَبَاءُ سُنْدُسٍ وَّمُطْرَفُ خَزٍّ أَحْمَرَ فَقَدْ فَرَّقَ شَعْرَهُ وَحُجْرٌ جَالِسٌ وَّحَوْلَهُ أَصْحَابُهُ أَكْثَرُ مَا كَانُوْا يَوْمَئِذٍ وَّكَانَ مَنْ لَبِسَ مِنْ أَصْحَابِهِ يَوْمَئِذٍ نَحْوًا مِّنْ ثَلَاثَةِ الْآفٍ وَّجَلَسُوْا حَوْلَهُ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْحَدِيْدِ وَالسِّلَاحِ فَخَطَبَ زِيَادٌ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ غِبَّ الْبَغْيِ وَالْغَيِّ وَخِيْمٌ وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ أَمِنُوْنِيْ فَاجْتَرَءُوْا عَلَيَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَئِنْ لَّمْ تَسْتَقِيْمُوْا لَأُدَاوِيَنَّكُمْ بِدَوَائِكُمْ ثُمَّ قَالَ مَا أَنَا بِشَيْءٍ إِنْ لَّمْ أَمْنَعْ سَاحَةَ الْكُوْفَةِ مِنْ حُجْرٍ وَّأَصْحَابِهِ وَأَدَعْهُ نَكَالًا لِّمَنْ بَعْدَهُ وَيْلُ أُمِّكَ يَا حُجْرُ. سَقَطَ بِكَ الْعَشَاءُ عَلٰى سِرْحَانَ ثُمَّ قَالَ

أَبْلِغْ نَصِيْحَةً أَنَّ رَاعِيَ إِبِلِهَا
سَقَطَ الْعَشَاءُ بِهِ عَلٰى سِرْحَانَ

وَجَعَلَ زِيَادٌ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهِ إِنَّ مِنْ حَقِّ أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ يَعْنِيْ كَذَا وَكَذَا. فَأَخَذَ حُجْرٌ كَفًّا حَصْبَاءَ فَحَصَبَهُ وَقَالَ كَذَبْتَ عَلَيْكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ فَانْحَدَرَ زِيَادٌ فَصَلّٰى ثُمَّ دَخَلَ الْقَصْرَ وَاسْتَحْضَرَ

marfat.com
Marfat.com

حَجَرًا وَّ یُقَالُ اِنَّ زِیَادَ الَمَّا خَطَبَ طَوَّلَ الْخُطْبَةَ وَاَخَّرَ
الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَهٗ حَجَرُ الصَّلٰوةُ فَمَضٰی فِیْ خُطْبَتِهٖ
فَلَمَّا خَشِیَ فَوْتَ الصَّلٰوةِ عَمَدَ اِلٰی کَفٍّ مِّنْ حَصْبَاءَ
وَنَادٰی اَلصَّلٰوةُ وَثَارَ النَّاسُ مَعَهٗ فَلَمَّا رَاٰی ذَالِكَ
زِیَادٌ نَزَلَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ
کَتَبَ اِلٰی مُعَاوِیَةَ فِیْ اَمْرِهٖ وَکَثَّرَ عَلَیْهِ فَکَتَبَ
اِلَیْهِ مُعَاوِیَةُ اَنْ شُدَّهٗ فِی الْحَدِیْدِ وَاحْمِلْهُ اِلَیَّ
فَبَعَثَ اِلَیْهِ زِیَادٌ اَلِی الشُّوْرَطَةِ۔ وَهُوَ شَدَّادُ بْنُ
الْهَیْثَمِ وَمَعَهٗ اَعْوَانُهٗ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ الْاَمِیْرَ یَطْلُبُكَ
فَامْتَنَعَ مِنَ الْحُضُوْرِ اِلٰی زِیَادٍ وَقَامَ دُوْنَهٗ اَصْحَابُهٗ
فَرَجَعَ الْوَالِیُ اِلٰی زِیَادٍ فَاَعْلَمَهٗ فَاسْتَنْهَضَ زِیَادٌ
جَمَاعَاتٍ مِّنَ الْقَبَائِلِ فَرَکِبُوْا مَعَ الْوَالِیْ اِلٰی حَجَرٍ وَ
اَصْحَابِهٖ فَکَانَ بَیْنَهُمْ قِتَالٌ بِالْحِجَارَةِ وَالْعَصٰی
فَعَجَزُوْا عَنْهُ فَنَدَبَ مُحَمَّدَ بْنَ الْاَشْعَثِ وَاَمْهَلَهٗ
ثَلَاثًا وَّ جَهَّزَ مَعَهٗ جَیْشًا فَرَکِبُوْا فِیْ طَلَبِهٖ وَلَمْ یَزَالُوْا
حَتّٰی اَحْضَرُوْهُ اِلٰی زِیَادٍ وَّمَا اَغْنٰی عَنْهُ قَوْمُهٗ وَلَا
مَنْ کَانَ یَظُنُّ اَنْ یَّنْصُرُهٗ فَعِنْدَ ذَالِكَ قَیَّدَهٗ زِیَادٌ وَّ
سَجَنَهٗ عَشَرَةَ اَیَّامٍ وَبَعَثَ بِهٖ اِلٰی مُعَاوِیَةَ وَبَعَثَ مَعَهٗ
جَمَاعَةً یَّشْهَدُوْنَ عَلَیْهِ اَنَّهٗ سَبَّ الْخَلِیْفَةَ وَاَنَّهٗ
حَارَبَ الْاَمِیْرَ وَاَنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا یَصْلَحُ
اِلَّا فِیْ آلِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَکَانَ مِنْ جُمْلَةِ الشُّهُوْدِ

marfat.com

Marfat.com

عَلَيْهِ اَبُوْ بُرْدَةَ بْنُ اَبِيْ مُوْسىٰ وَوَائِلُ بْنُ حَجَرٍ وَعُمَرُو
بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَاِسْحَاقُ وَاِسْمَاعِيْلُ وَمُوْسىٰ
بَنُوْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ
كَثِيْرُ بْنُ شِهَابٍ وَثَابِتُ بْنُ رِبْعِيٍّ فِيْ سَبْعِيْنَ وَيُقَالُ
اِنَّهٗ كُتِبَتْ شَهَادَةُ شُرَيْحِ الْقَاضِيْ فِيْهِمْ وَاَنَّهٗ
اَنْكَرَ ذٰلِكَ وَقَالَ اِنَّمَا قُلْتُ لِزِيَادٍ اِنَّهٗ كَانَ صَوَّامًا
قَوَّامًا ثُمَّ بَعَثَ زِيَادٌ حَجَرًا وَاَصْحَابَهٗ مَعَ وَائِلِ بْنِ
حَجَرٍ وَكَثِيْرِ بْنِ شِهَابٍ اِلَى الشَّامِ وَكَانَ مَعَ حَجَرِ
بْنِ عَدِيٍّ مِنْ اَصْحَابِهٖ جَمَاعَةٌ
قِيْلَ عِشْرُوْنَ وَقِيْلَ اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْهُمُ الْاَرْقَمُ
بْنُ عَبْدِ اللهِ الْكِنْدِيُّ وَشَرِيْكُ بْنُ شَدَّادٍ الْحَضْرَمِيُّ
وَصَيْفِيُّ بْنُ فُسَيْلٍ وَقَبِيْصَةُ ابْنُ ضُبَيْعَةَ بْنِ حَرْمَلَةَ
الْعَبْسِيُّ وَكَرِيْمُ بْنُ عَفِيْفٍ الْخَثْعَمِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ عَوْفٍ
الْبَجَلِيُّ وَوَرْقَاءُ بْنُ سُمَيٍّ الْبَجَلِيُّ وَكُدَامُ بْنُ حَيَّانَ
وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنَزِيُّ عَنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ وَ
مُحْرِزُ بْنُ شِهَابٍ التَّمِيْمِيُّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ حَوِيَّةَ
السَّعْدِيُّ التَّمِيْمِيُّ اَيْضًا فَهٰؤُلَاءِ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ
وَصَلُوْا مَعَهٗ فَسَارُوْا بِهِمْ اِلَى الشَّامِ ثُمَّ اِنَّ زِيَادًا
اَتْبَعَهُمْ بِرَجُلَيْنِ اٰخَرَيْنِ عُتْبَةَ بْنَ الْاَخْنَسِ مِنْ بَنِيْ
سَعْدٍ وَسَعْدَ بْنَ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيَّ فَكَمَلُوْا اَرْبَعَةَ
عَشَرَ رَجُلًا فَيُقَالُ اِنَّ حَجَرًا لَمَّا دَخَلَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ

marfat.com
Marfat.com

قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ غَضَبًا
شَدِيْدًا وَّاَمَرَ بِضَرْبِ عُنُقِهٖ هُوَ وَمَنْ مَعَهٗ وَيُقَالُ
اِنَّ مُعَاوِيَةَ رَكِبَ فَتَلَقَّاهُمْ فِيْ بُرُوْجِ عَذْرَاءَ وَيُقَالُ بَلْ
بَعَثَ اِلَيْهِمْ مَنْ تَلَقَّاهُمْ اِلٰى عَذْرَاءَ تَحْتَ ثَنِيَّةِ الْعُقَابِ
فَقَتَلُوْا هُنَاكَ وَكَانَ الَّذِيْنَ بُعِثَ اِلَيْهِمْ ثَلَاثَةً وَهُمْ
هُدْبَةُ بْنُ فَيَّاضٍ الْقُضَاعِيُّ وَحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْكِلَابِيُّ
وَاَبُوْ شَرِيْفٍ الْبَدِّيُّ فَجَاءُوْا اِلَيْهِمْ فَبَاتَ حُجْرٌ
وَاَصْحَابُهٗ يُصَلُّوْنَ طُوْلَ اللَّيْلِ فَلَمَّا صَلَّوُا الصُّبْحَ
قَتَلُوْهُمْ وَهٰذَا هُوَ الْاَشْهَرُ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

(۱- البدایہ والنہایہ جلد ۸ ص ۵۰ تا ۵۵ سنہ ۵۱ ہجری مطبوعہ بیروت طبع قدیم)

(۲- تاریخ طبری ص ۱۴۱ تا ۱۵۶ جلد ۶ مطبوعہ بیروت طبع قدیم)

(۳)- الکامل فی التاریخ ابن اثیر جلد ۳ ص ۴۷۲ تا ۴۸۵ تذکرہ سنہ ۵۱ ہجری مطبوعہ بیروت طبع جدید)

(۴- تاریخ ابن خلدون جلد سوم ص ۱۲ تا ۱۷ مطبوعہ بیروت طبع جدید)

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دار التحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com

ترجمہ: مغیرہ بن شعبہ جب کوفہ کے گورنر تھے۔ تو وہ اپنے خطبہ میں حضرت علی المرتضیٰ کا ذکر تنقیص شان کے طور پر کرتے حالانکہ وہ

marfat.com
Marfat.com

اسی خطبہ میں پہلے حضرت عثمان اور ان کے ساتھیوں کی خوب
تعریف کر چکے ہوتے۔ تو جناب حجر غضبناک ہو جاتے اور اس پر اظہارِ
ناپسندیدگی کرتے۔ لیکن چونکہ مغیرہ میں بردباری اور حلم تھا۔
اس لیے وہ یہ دیکھ کر جناب حجر کو سمجھاتے کہ تمہیں ایسا
نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اس کے انجام سے ڈراتے۔ کیونکہ خلیفہ وقت
کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے۔ لیکن جناب حجر پھر بھی باز نہ
آتے تھے۔ جناب مغیرہ کی گورنری کے آخری دنوں میں ایک
دن حضرت حجر کھڑے ہوئے۔ اور دوران خطبہ مغیرہ کو ٹوک دیا
اور زور سے ان کی مذمت کی۔ کیونکہ انہوں نے لوگوں کے عطیات
ان تک پہنچانے میں بہت تاخیر کی تھی۔ اس دفعہ موجود لوگوں
کی ایک بہت بڑی تعداد بھی ان کی ہم نوائی میں کھڑی ہو گئی۔
اور ان کی تصدیق کرنے لگی۔ نماز سے فراغت پر حضرت مغیرہ بہت
سے امراء کی معیت میں قصر امارۃ میں داخل ہوئے۔ تو ان امیر
لوگوں نے جناب مغیرہ سے درخواست کی کہ حجر کو ان کے رویے
سے باز رکھا جائے۔ کیونکہ وہ انتشار کا سبب بن رہے ہیں۔
اور امیر کی نافرمانی کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔ ان امراء نے مذمت
کرتے ہوئے انہیں راہِ راست پر لانے کو کہا لیکن حضرت
مغیرہ نے اس سے چشم پوشی فرمائی۔ اور ان امراء کی بات نہ مانی۔
یونس بن عبید راوی ہیں کہ جناب امیر معاویہ نے حضرت مغیرہ
کی طرف ایک رقعہ بھیجا۔ کہ بیت المال سے کچھ رقم بھیج کر میری
مدد کی جائے۔ اس پر جناب مغیرہ نے سامان سے لدے

marfat.com
Marfat.com

چند اونٹ روانہ کیے۔ اس پر جناب حجر نے اُن کا راستہ روک کر کہا۔ خدا کی قسم! یہ اس وقت تک نہیں ہو گا جب تک ہر حق دار اپنا حق وصول نہیں کر لیتا۔ اس پر شباب ثقیف نے جناب مغیرہ کو کہا۔ کیا ہم حجر بن عدی کا سر نہ تمہارے سامنے پیش کر دیں؟ یہ سُن کر مغیرہ بولے۔ میں ایسا ہرگز کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں۔ اس پر لوگوں نے جناب حجر کو چھوڑ دیا۔ جب اس واقعہ کی خبر حضرت امیر معاویہ کو پہنچی۔ تو انہوں نے مغیرہ کو معزول کر کے ان کی جگہ زیاد کو گورنر مقرر کر دیا۔ لیکن صحیح یہ ہے۔ کہ حضرت مغیرہ معزول نہ ہوئے۔ اور تا دمِ آخر وہ گورنر رہے۔ جب مغیرہ بن شعبہ کا انتقال ہوا۔ تو کوفہ اور بصرہ کے لوگوں نے زیاد کے گورنر بنائے جانے پر اتفاق کر لیا۔ زیاد ان دونوں علاقہ جات کا امیر مقرر ہوا۔ ادھر شیعانِ علی کے کچھ گروہ جناب حجر بن عدی کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے۔ اور یہ باور کرانے لگے۔ کہ ہم تو آپ کا حکم مانیں گے اور آپ کی تائید کریں گے۔ اور ان لوگوں نے امیر معاویہ پر لعن طعن شروع کر دیا۔ اور ان سے بیزاری کا اظہار بھی۔ پھر جب زیاد نے کوفہ میں اپنی گورنری کا پہلا خطبہ دیا۔ تو اس نے اس کے آخر میں حضرت عثمان کے فضائل اور ان کے قاتلوں کی مذمت کی۔ اور ہر اس شخص کی مذمت کی جس نے قتلِ عثمان میں حصہ لیا۔ اس دوران حضرت حجر کھڑے ہو گئے۔ اور وہی انداز اپنایا۔ جو اس سے پہلے دورِ مغیرہ بن شعبہ میں اپنایا کرتے تھے۔ لیکن زیاد نے کوئی پرواہ نہ کی۔ پھر زیادہ جانب بصرہ روانہ ہوا۔ اور ارادہ

marfat.com
Marfat.com

کیا کہ حجر بن عدی کو بھی اپنے ساتھ بصرہ لے جائے۔ تاکہ عدم موجودگی میں کوئی واقعہ رونما نہ ہو جائے۔ جب حجر کو پیغام بھیجا تو انہوں نے کہا۔ میں بیمار ہوں۔ یہ سُن کر زیاد کہنے لگا۔ بخدا تم دین دل اور عقل کے بیمار ہو۔ خدا کی قسم! اگر میرے بعد کوئی واقعہ ہو گیا۔ تو پھر تمہاری خیر نہیں۔ یہ کہہ کر زیاد بصرہ چلا گیا۔ وہاں پہنچنے پر اسے اطلاع ملی۔ کہ حجر اور ان کے ساتھیوں نے اس کے قائم مقام گورنر کی حکم عدولی شروع کر دی۔ اس قائم مقام گورنر یعنی عمرو بن حدیث کو جمعہ کے دن دوران خطبہ کنکریاں ماریں۔ یہ خبر سُن کر زیاد نے واپس کوفہ کا سفر باندھا۔ واپسی پر محل میں ٹھہرا اور تھوڑی دیر بعد سندس اور مطرف کا لباس زیب تن کر کے منبر پر وعظ کرنے کے لیے آیا۔ جناب حجر بمع اپنے ساتھیوں کے وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ آج اُن کی تعداد پہلے سے کچھ زیادہ تھی۔ تین ہزار کے لگ بھگ ان کے ساتھیوں نے اپنے آپ کو مسلح کیا ہوا تھا۔ ادھر زیاد نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد یہ کہا۔ کہ بغاوت اور خلیفہ پر دلیری کی سزا بڑی سخت ہو گی۔ اور یہ لوگ جو آج دلیر بنے بیٹھے ہیں۔ کل تک یہی امن کے طالب تھے۔ خدا کی قسم! اگر انہوں نے اپنا رویہ درست نہ کیا۔ میں تمہاری بیماری کی دوا ضرور پلاؤں گا۔ پھر کہنے لگا۔ اگر حجر اور اس کے ساتھیوں سے میں نے کوفہ کی سرزمین کو پاک نہ کر دیا۔ تو میں بالکل بے حیثیت اور نکما ہوں گا۔ میں انہیں ایسی عبرت ناک سزا دوں گا۔ جس سے بعد میں آنے والے بھی سبق سیکھیں گے۔ اے حجر! تم یاد رکھو۔

marfat.com

Marfat.com

تمہاری حالت اس چرواہے کی مانند ہو چکی ہے۔ جسے لوگ نصیحت کرتے ہوں۔ کہ رات کے وقت بھیڑیئے کا سامنا کر کے اپنی موت کو آواز نہ دینا۔ پھر زیاد نے تقریر کرتے ہوئے جناب امیر معاویہ کے حقوق کا ذکر کیا۔ اور ان کی اطاعت کی تبلیغ کی۔ اس پر جناب حجر نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھر کر زیاد کی طرف پھینک دی۔ اور کہا۔ خدا کی لعنت تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔ زیاد نے خطبہ ختم کیا۔ نماز پڑھنے کے بعد اپنے محل میں چلا گیا۔ اور حجر کو بُلوایا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ زیاد نے جب خطبہ کو بہت طول دیا۔ اور نماز میں تاخیر کر دی۔ تو جناب حجر نے باآواز بلند اسے نماز ادا کرنے کی تلقین کی۔ لیکن اس نے ایک نہ سُنی اور خطبہ میں مشغول رہا۔ جب نماز کے قضا ہو جانے کا خطرہ ہوا۔ تو جناب حجر نے مٹھی بھر کنکریاں ماریں، اور نماز کی ادائیگی کا کہا۔ لوگوں نے بھی اس معاملہ میں جناب حجر کا ساتھ دیا۔ زیاد نے جب یہ ماجرا دیکھا۔ تو منبر سے اتر کر فوراً نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت پر یہ سارا معاملہ اس نے امیر معاویہ کو لکھ بھیجا۔ اور کچھ اپنی طرف سے زائد باتیں بھی ساتھ لکھیں۔ اس کے جواب میں حضرت امیر معاویہ نے حکم دیا۔ کہ حجر کو بیڑیوں میں ڈال کر میرے پاس پہنچایا جائے زیاد اور ابی شرط یعنی شداد بن ہیثم کو بمعہ مددگاروں کے بھیجا جناب حجر کو کہا۔ کہ امیر المومنین نے تمہیں طلب کیا ہے۔ لیکن حجر نے زیاد کے پاس حاضر ہونے سے انکار کر دیا۔ خود حجر اور ان کے ساتھی حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔

marfat.com
Marfat.com

یہ روالی واپس زیاد کے پاس آیا۔ اور حالات سے آگاہ
کیا۔ اس کے بعد زیاد نے قبائل کی بہت سی جماعتیں تیار کیں۔
اور روالی کے ساتھ انہیں جناب حجر اور ان کے ساتھیوں کی طرف
بھیجا۔ ان دونوں کے مابین پتھروں اور ڈنڈوں سے لڑائی ہوئی
جس پر زیاد کے ساتھی پسپا ہو گئے۔ اور حجر کو بمعہ ساتھیوں کے گرفتار
کرنے میں ناکامی ہوئی۔ اس کے بعد محمد بن اشعث کو تین دن تک
تیاری کرا کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ جناب حجر کو گرفتار کرنے
کے لیے بھیجا گیا۔ بالآخر انہوں نے زیاد کے پاس حاضر کر دیا۔
حجر کے ساتھی ساتھ نہ دے سکے۔ اور نہ ہی وہ لوگ جو بوقت
ضرورت مدد کا وعدہ کرتے تھے۔ اب زیاد نے انہیں گرفتار
کر کے دس دن کی قید سنا دی۔ پھر حجر کو ایک جماعت کے
ساتھ امیر معاویہ کے پاس بھیجا۔ اور بہت سے آدمی ساتھ بھیجے
جو ان کے خلاف وہاں گواہی دیں گے۔ کہ انہوں نے خلیفہ کو گالیاں
دیں۔ امیر سے لڑائی کی۔ اور ان کا یہ کہنا ہے۔ کہ خلافت صرف علی
بن ابی طالب کی اولاد کا حق ہے۔ ان گواہوں میں سے ابو بردہ
بن ابی موسیٰ، وائل بن حجر، عمرو بن سعد بن ابی وقاص اسحاق،
اسماعیل، موسیٰ۔ بنو طلحہ بن عبید اللہ، منذر بن زبیر، کثیر بن شہاب
ثابت بن ربعی بھی تھے۔ اور یہ بھی بیان کیا جاتا ہے۔ کہ زیاد نے
تحریری گواہیوں میں حضرت شریح القاضی کی گواہی بھی لکھی
تھی۔ حالانکہ انہوں نے اس سے انکار کیا تھا۔ اور کہتے ہیں۔
کہ میں نے زیاد کو بتا دیا تھا۔ کہ حجر ایک نیک آدمی ہے۔ وہ

marfat.com

Marfat.com

بہت روزے رکھنے والا رات بھر نوافل ادا کرنے والا ہے۔ بہرحال زیاد نے جناب حجر بن عدی کو وائل بن حجر اور کثیر بن شہاب کے ساتھ شام کی طرف روانہ کر دیا۔ ان کے ساتھ ابن جبلہ الکندی، شریک بن شداد الحضرمی، صیفی بن فسیل، قبیصہ بن ضبیعہ بن حرملۃ العبسی، کریم بن عفیف الخثعمی، عاصم بن عوف البجلی، رقاء بن سمی البجلی، کدام بن حبان، عبدالرحمٰن بن حسان العریان تمیمی، محرز بن شہاب تمیمی، عبیداللہ بن حویۃ السعدی جو بنی سعد سے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جو جناب حجر کے ساتھ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ زیاد نے اس کے بعد دو اور آدمی بعد میں بھیجے۔ یعنی عتبہ بن الاخنس جو بنی سعد سے تھا۔

اور دوسرا سعد بن عمران الہمدانی تھا۔ اس طرح اب چودہ اشخاص ہو گئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جب جناب حجر امیر المومنین امیر معاویہ کے پاس حاضر ہوئے۔ تو انہوں نے السلام علیک یا امیر المومنین کہا۔ یہ سن کر امیر معاویہ آگ بگولا ہو گئے۔ اور ان کی گردن مارنے کا حکم دے دیا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ خود امیر معاویہ سوار ہو کر اس قافلے کے راستہ میں آئے۔ اور برج عذرا میں ان کی ملاقات ہوئی۔ یہ بھی آیا ہے۔ کہ امیر معاویہ نے بجائے خود کچھ لوگوں کو ان کی طرف بھیجا۔ جو انہیں مقام عذرا میں ملے۔ انہوں نے حجر اور ان کے ساتھیوں کو وہیں قتل کر دیا۔ جن کو امیر معاویہ نے بھیجا تھا۔ وہ تین آدمی تھے۔ ہدبہ بن فیاض قضاعی، حضیر بن عبداللہ الکلابی اور ابو شریف البدوی۔ یہ جناب حجر اور ان کے ساتھیوں کے پاس آئے۔ اس وقت جناب حجر اور ان کے ساتھیوں نے

marfat.com

Marfat.com

رات گئے تک نوافل ادا کیے۔ جب نماز صبح ادا کر چکے۔ تو انہیں قتل کر دیا گیا۔

البدایہ والنہایہ کی مذکورہ عبارت سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے

۱- جناب مغیرہ بن شعبہ دوران خطبہ حضرت عثمان کے فضائل بیان کرتے۔ اور حضرت علی کی تنقیص شان کرتے۔ جس پر جناب حجر انہیں ٹوک دیتے لیکن مغیرہ کے حلم اور بُردباری سے معاملہ خراب نہ ہوا۔

۲- مغیرہ بن شعبہ سے امیر معاویہ کے بیت المال سے مدد طلب کرنے پر جب مغیرہ نے سامان سے لدے کچھ اونٹ بھیجنا چاہے۔ تو جناب حجر نے ان اونٹوں کو روک کر کہا۔ کہ جب تک حق داروں کے حقوق پورے نہیں ہوتے۔ میں یہ مال وہاں جانے کی اجازت نہیں دوں گا اس پر شباب ثقیف کے لوگوں نے حجر کو قتل کرنے کی اجازت طلب کی لیکن مغیرہ نے اجازت نہ دی۔

۳- مغیرہ بن شعبہ کے انتقال کے بعد جب کوفی کی گورنری زیاد کے سپرد کی گئی۔ تو شیعان علی کی تمام جماعتیں جناب حجر کے پاس جمع ہوئیں۔ اور کہنے لگیں۔ کہ ہم آپ کے سوا کسی کا حکم نہیں مانیں گے۔ تمہارے ہاتھ مضبوط کریں گے۔ اور امیر معاویہ کو گالیاں نکالیں گے۔

۴- زیاد نے گورنر بننے کے بعد جب اپنے اولین خطبہ میں حضرت عثمان کے فضائل اور ان کے قاتلوں کی مذمت کی۔ تو حجر بن عدی نے کھڑے ہو کر زیاد کو خوب کوسا۔ بعد میں زیاد نے حجر کو اپنے ساتھ

marfat.com

Marfat.com

بصرہ چلنے کو کہا۔ لیکن وہ نہ مانے۔ اور بیماری کا بہانہ بنایا۔

۵۔ زیاد کے بصرہ پہنچنے پر اسے خبر ملی۔ کہ حجر اور ان کے ساتھیوں نے کوفہ میں گڑبڑ کر دی ہے۔ اور ان کے نائب پر دوران خطبہ کنکریاں پھینکی ہیں۔ زیاد فوراً واپس کوفہ آیا۔ اور اس نے جب آکر خطبہ دیا۔ تو دیکھا۔ کہ حجر اور ان کے تقریباً تین ہزار ساتھی مسلح وہاں بیٹھے ہیں۔ یہ دیکھ کر زیاد نے انہیں بغاوت سے باز رہنے اور اس کے نتائج سے خبردار کیا۔

۶۔ دوران خطبہ زیاد کو بھی حجر بن عدی نے کنکریاں ماریں۔ اور جھوٹا کہا۔ اور لعنت بھیجی۔

۷۔ زیاد نے جب حجر اور ان کے ساتھیوں کی گرفتاری کا حکم دیا۔ تو گرفتار کرنے والوں اور ان کے درمیان پتھروں اور لاٹھیوں سے تصادم ہوا اور حجر گرفتار نہ ہو سکے۔

۸۔ دوبارہ جب زیاد نے حجر کی گرفتاری کے لیے لوگوں کو بھیجا۔ تو حجر کے ساتھی بھاگ گئے۔ اور حجر کو گرفتار کر کے امیر معاویہ کے پاس شام بھیج دیا گیا۔

۹۔ جب حجر بن عدی کو امیر معاویہ کے پاس شام بھیجا گیا۔ تو ان کے خلاف شہادتی بھی بھیجے گئے۔ جو ان امور کی شہادت دیں گے۔ کہ حجر اور ان کے ساتھی خلیفہ وقت کو گالی دیتے ہیں۔ امیر سے لڑائی کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ خلافت کا حق صرف اور صرف آل علی بن ابی طالب کو ہے۔

marfat.com
Marfat.com

امور مذکورہ کا خلاصہ

حجر بن عدی یہ گوارا نہ کرتے تھے۔ کہ ان کے سامنے حضرت عثمان کے فضائل بیان کیے جائیں۔ بلکہ وہ اور اس کے ساتھی ان پر سب وشتم کے قائل تھے۔ اس کے برخلاف وہ حضرت علی المرتضٰے اور ان کے ساتھیوں کی تعریف کرتے تھے۔ اس کی شہادت میں اتنا ہی کافی ہے۔ کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑے ہو کر روکنا صرف اس بنا پر تھا۔ کہ وہ حضرت عثمان کی تعریف کیوں کرتے ہیں۔ جب انہوں نے قاتلانِ عثمان پر لعنت کی۔ تو حجر بن عدی نے برملا انکار کرتے ہوئے انہیں جھوٹا قرار دیا۔ اس کے علاوہ مغیرہ بن شعبہ کی وفات کے بعد جب شیعیانِ علی ان کے ہمنوا اور مددگار بن گئے۔ تو ان کے دل میں یہ سما گیا۔ کہ اب امیر وقت کا ہم مقابلہ کرسکتے ہیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ہزاروں شیعیانِ علی ہر وقت مسلح ہو کر ان کے ساتھ رہتے تھے۔ پھر ان مسلح شیعیان علی کا زیاد کے ساتھیوں کے ساتھ باقاعدہ مقابلہ بھی ہوا۔ حتیٰ کہ ان لوگوں نے حجر بن عدی کو بغاوت پر آمادہ کر دیا۔ لیکن جب وقت آیا۔ تو یہ لوگ کسی کام نہ آئے گرفتاری کے بعد جب حجر بن عدی کی بغاوت پر گواہیاں قائم ہوئیں۔ تو امیر معاویہ نے ان گواہیوں کی بنا پر انہیں قتل کروا دیا۔ تاکہ فتنہ یہیں دب جائے۔

❊

رد رافضیت کتب

marfat.com

Marfat.com